عصرِ حاضر میں اسوۂ رسول کی معنویت   پروفیسر محمد سعود عالم قاسمی

ناشر: فیکلٹی دینیات، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ، ۲۰۰۸ء، صفحات: ۱۹۲، قیمت درج نہیں۔

سیرت نبوی کے مختلف پہلوؤں پر دنیا کی تمام زبانوں میں قابل قدر لٹریچر موجود ہے اور آئے دن اس میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سلسلۃ الذہب میں شامل ہونا باعث سعادت ہے۔ زیرِ نظر کتاب بھی اس موضوع پر ایک خوب صورت اضافہ ہے۔

یہ کتاب گیارہ مقالات پر مشتمل ہے، جو اگرچہ مختلف اوقات میں لکھے گئے ہیں، لیکن سب میں ایک ہی روح کارفرما ہے۔ ان میں عصر حاضر کے پس منظر میں اسوۂ رسول کی معنویت آشکارا کی گئی ہے۔ ابتدائی تین مقالات کا خطاب امت مسلمہ سے ہے۔ پہلے مقالے میں واضح کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کا مابہ الامتیاز وصف انسانوں کی خدمت ہے۔ آپؐ نے نہ صرف یہ کہ اپنے ارشادات کے ذریعہ اس کی تلقین کی، بلکہ خود بھی اس پر عمل کر کے دکھایا۔ دوسرے مقالے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اسوۂ رسول کی روشنی میں آج کے مسلمانوں کو قلم اور کردار سے جوڑنے کی ضرورت ہے۔ تیسرے مقالہ کا عنوان ہے 'ہجرت حبشہ۔ مسلم اقلیت کے لیے اسوہ' اس میں مسلمانانِ حبشہ کے احوال تفصیل سے بیان کرتے ہوئے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ آج ان ممالک میں جہاں حکومت اور اکثریت دوسرے مذاہب کے حاملین کی ہے اور مسلمان وہاں اقلیت کی حیثیت سے جی رہے ہیں، مہاجرین حبشہ کے حالات سے رہ نمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ماحول کا تحفظ، شہری منصوبہ بندی اور امن عالم عالمی سطح پر موجودہ دور کے سنگین مسائل ہیں۔ دنیا کے دانش ور انھیں حل کرنے میں غلطاں و پیچاں ہیں۔ تین مقالات میں الگ الگ ان مسائل سے بحث کی گئی ہے اور واقعات سیرت کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بہت کامیابی کے ساتھ ان مسائل کو حل کیا تھا۔ اور آپ کا اسوہ اختیار کر کے آج بھی انھیں بہ خوبی حل کیا جا سکتا ہے۔ کچھ عرصہ قبل برصغیر کے ایک مسلم دانش ور نے دعویٰ کیا تھا کہ ''اسوۂ رسول ﷺ اسوۂ حسنہ تو ہے، مگر اسوۂ کاملہ نہیں ہے، چنانچہ بعض پہلوؤں سے آج کے دور میں محمدی ماڈل کے بجائے مسیحی ماڈل

قابلِ انطباق ہے''۔ ایک مقالہ میں اس دعوی کا تعاقب کیا گیا ہے اور بہ دلائل ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا اسوہ، اسوۂ حسنہ بھی ہے اور اسوۂ کاملہ بھی۔ اسی طرح ایک صاحب نے یہ خیالِ خام پیش کیا تھا کہ ''اخروی نجات کے لیے آج کے دور میں رسالت محمدیؐ پر ایمان لانا ضروری نہیں، دوسری امتوں کے صالحین بھی اس کے مستحق ہیں''۔ ایک مقالہ میں اس خیال کا ابطال کیا گیا ہے۔ دو مقالات سیرت محمدی کے خلاف مغربی رویہ کا محاسبہ کرتے ہیں اور آخری مقالہ میں اہل ایمان کو دعوت فکر وعمل دی گئی ہے۔ یہ تمام مقالات موجودہ دور کے اہم مسائل سے بحث کرتے ہیں۔ فاضل مصنف نے موثر اسلوب اور قوی دلائل کے ساتھ ان کا تجزیہ کیا ہے اور ان کے سلسلے میں آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے اسوہ کی معنویت واضح کی ہے۔ ان کا کہنا بجا ہے کہ ''ان مقالات میں روح عقیدت کے ساتھ علم و استدلال کی اثر انگیزی بھی ہے''۔ (ص ۱۷)

کتاب کی پروف ریڈنگ توجہ سے نہیں کی گئی ہے۔ پروف ریڈنگ میں بے توجہی یا ثانوی مراجع پر انحصار کی وجہ سے بہت سے مقامات پر الفاظ احادیث تبدیل ہوگئے ہیں۔ مثلاً ص ۱۲۴ پر ترمذی کی یہ حدیث درج ہے: **اللھم انی اعوذ بک من ان نظلم او نظلم او نجھل او یجھل** جب کہ حدیث کے صحیح الفاظ یہ ہیں **اللھم انا نعوذ بک من ان نزلّ او نضلّ او نظلم او نظلم او نجھل او یجھل علینا**''۔ (کتاب الدعوات، ۳۴۲۷) یہی معاملہ صفحات: ۵۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۱۰۲، ۱۰۳ پر درج احادیث کا ہے۔ بعض مقامات پر احادیث یا عربی عبارتوں کا صحیح ترجمہ نہیں ہوسکا ہے، مثلاً حدیث **من سکن البادیۃ جفا** کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے ''جس نے بدوی رہائش اختیار کی اس نے زیادتی کی'' (ص ۹۳) اس کا صحیح ترجمہ یہ ہوگا: ''دیہات میں رہنے والوں کے مزاج میں درشتی ہوتی ہے''۔ ہجرت حبشہ کی تفصیلات کے ضمن میں نجاشی کے اس سوال پر کہ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں تمھارا کیا عقیدہ ہے؟ حضرت جعفر نے جواب دیا ''وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کی روح اور اس کا کلمہ تھے جسے کنواری مریم پر اللہ نے القا کیا تھا'' آگے لکھا ہے: ''نجاشی نے یہ سن کر زمین سے ایک لکڑی اٹھائی اور کہا: جو تم نے کہا ہے حضرت عیسیٰ اس سے اس لکڑی